شہد سے میٹھا نام
محمد ﷺ
تصنیفِ لطیف
شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا
علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی قادری ظلہ
ناشر
ادارہ تصنیفات علامہ اویسی بہاول پور

کتاب ہذا میں تاجدارِ کل کائنات امام الانبیاء والرسل حضور سیدِ عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ مبارک محمد کے فضائل وکمالات ومعجزات وبرکات بہترین عجائبات اور اعلیٰ نکات ولطائف کا بیان ہے

شہد سے میٹھا نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیفِ لطیف

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی قادری مدظلہٗ

ناشر

اِدارہ تصنیفاتِ علامہ اُویسی بہاول پور

تقسیم کار

مکتبہ اویسیہ رضویہ ملتان روڈ بہاولپور (پاکستان)

نام کتاب	شہد سے میٹھا نامِ محمد
مصنف	حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی
تصحیح	چودھری مشتاق محمد خاں صاحب
ناشر	اِدارہ تصنیفات علامہ اویسی بہاول پور
بہ اہتمام	حافظ رحیم بخش اویسی ناظم مکتبہ اویسیہ
طابع	
ضخامت	صفحات
طباعت	آفسٹ
سائز	۱۸ × ۲۳ / ۸
بار دوم	۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء
قیمت	——— ۳۰/ روپے

ایک اور روایت میں ہے :

۱۔ اُسے گالی نہ دو
۲۔ اُس سے نفرت نہ کرو
۳۔ اُس کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو
۴۔ اُس کی تعظیم و تکریم کرو
۵۔ کسی بات پہ قسم کھائے تو اس کی قسم کو پورا کرو۔
۶۔ کسی مجلس میں آجائے تو اُسے جگہ دو
۷۔ غصہ کے وقت اس کے منہ پہ طمانچہ نہ مارو اس لئے کہ محمد نام کی برکت رکھی گئی ہے جس گھر میں ہو وہ بھی بابرکت ہوتا ہے اور جس مجلس میں آجائے وہ بھی مبارک ہوجاتی ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ :
"تمہیں شرم آنی چاہیئے کہ ادھر اسے یا محمد پکارتے ہو پھر اسے مارتے ہو۔"

"بے وضو نام محمد نہ لیا" حکایت سلطان محمود غزنوی :

حضرت محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہے کہ ایک وقت غسل خانہ میں کھڑے تھے کسی ضرورت کے تحت ایاز کے بیٹے کو ابن ایاز کے الفاظ سے پکارا۔ بعد از فراغت ایاز حاضر ہوئے عرض کی یا حضرت آج کوئی ناراضگی ہے کہ غلام زادہ کو نام لے کر نہیں بلایا۔ آپ نے فرمایا وجہ یہ تھی کہ مجھے غسل کی ضرورت تھی اور بغیر طہارت کے اس نام کو زبان پہ لانا بے ادبی ہے۔ وہ اس لئے کہ ایاز کے بیٹے کا نام محمد تھا۔[1]

---

[1] روح البیان پارہ ۲۲

حضرتِ سلطان عالم گیرؒ: عالم گیر بادشاہ کا ایک دوست کہتا ہے کہ بادشاہ عالم گیر کا ایک خاص خادم تھا۔ جن کا نام محمد قلی تھا۔ عالم گیر نے ایک بار فقط قلی سے پکارا وہ فوراً دربار میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ بادشاہ نے وضو کیا اس وقت نماز کا وقت نہ تھا مصاحب حیران ہوا کہ بادشاہ نے پانی نہیں طلب کیا تھا اور نہ ہی وضوء کا وقت ہے تو یہ کہاں سے سمجھ گیا کہ بادشاہ کو وضو کے لئے پانی کی ضرورت ہے اس نے محمد قلی سے دریافت کیا کہ تو کیسے سمجھا۔ اس نے کہا میرا نام محمد قلی ہے اور غایتِ ادب سے مجھ کو کبھی آدھے نام سے نہیں پکارا ہمیشہ پورا نام لیا کرتے ہیں آج انھوں نے محمد کا لفظ چھوڑ دیا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ بادشاہ اس وقت بے وضوء ہے۔ اس لئے لفظ محمد کو ادب کی وجہ سے زبان پر نہ لایا۔

ف: عالم گیر کا ادب اور ملازم کا فہم دونوں بے نظیر ہیں۔ سلطان محمود کی حکایت سے یہاں زیادہ ادب ملحوظ رکھا گیا ہے۔ سبحان اللہ کیسے وہ بادشاہ تھے اور کیسے وہ ملازم تھے اور کیا شان و شوکت تھی اور کیا ہی ادب کے مشغلے تھے۔ آج ہم بھی ہیں اور ہمارے اُمراء حکام افسوس کہ آج بڑے علامہ اور امام وقت کہلانے والے خدا کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب سے خالی ہیں۔ جب وہ ان کا نام لیں گے تو ایسے معلوم ہوگا کہ گویا وہ کسی اپنے رشتہ دار کی بات کر رہے ہیں۔ حال انکا اسلاف کا عقیدہ تو یوں ہے۔ ؎

ہزار بار بشویم دہن از مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن بے ادبی است[۱]

---

[۱] ہزار بار میں ... اپنے منہ کو کستوری اور گلاب سے دھوؤں تب بھی آپ کا نام زبان پر لانا بہت بڑی بے ادبی ہے

علامہ اقبال مرحوم: مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری احراری نے کہا کہ علامہ اقبال مرحوم جب حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ذکر ہوتا یا ان سے متعلق کلام پڑھا جاتا تو چہرہ اشک بار ہو جاتا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر ہمیشہ باوضو شخص سے سنتے اور خود ان کا نام بھی باوضوء ہو کر لیتے تھے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذکر پر اس طرح روتے جس طرح ایک معصوم بچہ ماں کے بغیر روتا ہے۔[1]

بے ادب گستاخ: یہ تھے با ادب رعایا و بادشاہ لیکن آج ایسے بے ادب علماء کہلوانے والے پیدا ہو گئے کہ فتویٰ صادر فرما دیا کہ بحالت جنابت بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے[2] کاش تعزیرات اسلام کا اجراء ہوتا اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسے منیجر۔ اسلام نافذ کرنے والے زندہ ہوتے تب میں ان مفتیوں کو دیکھتا کہ ایسے فتاویٰ صادر کرتے۔ آزادی کا دور ہے جیسے جو جی میں آئے کہہ دے۔ ورنہ وہ خداوند قدوس جو اپنے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے مقامات پر بھی نام لینے کو گوارا نہیں کرتا جہاں قہر و غضب یا کسر شان یا مقام نجات ہو مثلاً ذبح کے وقت، چھینک اور انگڑائی کے وقت، اور حمام و پاخانہ ذخیرہ وغیرہ۔

لیکن یہ ہیں کہ آج کل کے مفتی ازمفت کہ فتویٰ جڑ دیا کہ جنابت کے وقت درود پڑھنا جائز۔ اتنا شرم بھی نہیں کہ درود شریف فی الفور بارگاہ رسالت میں پہنچ کر فوراً ایجاب از رسول اور خدا ہوتا ہے۔ لیکن مجبور ہیں ایسے

---

[1] ہفت روزہ تولاک، فیصل آباد ص۱۰
[2] فتاویٰ ثنائیہ ص ۳۵۶ ج ۱

بدبخت مفتی کیوں کہ عشقِ رسول سے محروم ہیں۔ کسی نے فرمایا ہے

بے عشقِ محمد جو پڑھتے ہیں بخاری
بُخار آتا ہے اُن کو بخاری نہیں آتی

قرآن مجید نے ادب سکھایا: جیسا کہ ہم نے کہا کہ حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی سادے لفظوں میں لینا ممنوع ہے ایسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھایا ہے کما قال اللہ تعالیٰ:

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا[1]	رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

(جیسے کہتے ہو اے زید، اے عمرو بلکہ یوں ارشاد کرو۔ یارسول اللہ یا نبی اللہ۔ یا سید المرسلین، یا خاتم النبیین یا شفیع المذنبین۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

شانِ نزول: سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

کانوا یقولون یا محمد یا ابو القاسم فنہاھم اللہ عن ذلک اعظاما لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ یا رسول اللہ	یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یا محمد یا ابو القاسم کہہ کر پکارتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی تعظیم کو اس سے نہی فرمائی۔

[1] پارہ ۱۸ سورۃ النور۔ آخری رکوع۔